السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسلام آباد سے محمد صدیق لکھتے ہیں کہ میت کی طرف سے قربانی دینے کی شرعی حیثیت واضح کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زندہ کی طرف سے غائبانہ قربانی کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے جیسا کہ آپ نے حجة الوداع کے موقع پر اپنی بیویوں کی طرف سے گائے ذبح کی تھی۔ (صحیح بخاری: حدیث نمبر5548)

میت کی طرف سے قربانی دینے کے متعلق مجھے کوئی صحیح اور صریح حدیث نہیں مل سکی البتہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ جانوروں کی قربانی دیتے تھے ایک اپنی طرف سے دوسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے کا حکم دیا تھا۔ (جامع ترمذی)

لیکن یہ روایت ضعیف ہے کیوں کہ اس کی سند میں ایک شریک نامی راوی کثرت خطا اور سوء حفظ کے باعث ضعیف ہے اس کے علاوہ اس کے شیخ ابوالحسناء مجہول ہی ان دوعلتوں کی وجہ سے یہ روایت قابل حجت نہیں اگر کسی کو اس کی صحت پر اصرار ہو تو وصیت کرنے کی صورت میں میت کی طرف سے قربانی کی جاسکتی ہے اس کے علاوہ دور کے استدلال واستنباط ہیں جن کے متعلق ہمیں شرح صدر نہیں ہے۔ (عمدۃ القاری 4/562:)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:197